ماہنامہ نعت لاہور
سرودِ نعت
مئی 2006

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 19 واں سال

راجا غلام محمد (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 19 — مئی 2006 — شمارہ 5

سرودِ نعت

(سرپرست خصوصی)
ایڈووکیٹ
ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود

منیجر: راجا اختر محمود

پبلشر
راجا رشید محمود
صدر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (ماہوار شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرونِ ملک کے لیے 100 ڈالر

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: منڈی گرافکس فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

شاعرِ نعت کا 39 واں اُردو مجموعۂ نعت

سرودِ نعت

راجا رشید محمود

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''نعت'' لاہور

آئندہ شمارہ ''طرحی نعتیں (حصہ یازدہم)'' جون؛ جولائی 2006 کا مشترکہ شمارہ ہوگا اور ان شاء اللہ جون کے آخر میں اشاعت پذیر ہوگا۔

نغمات

☆☆☆☆☆

حمد

مالک الملک! مرے لب پہ ہے مدحت تیری
یُوں کہ قائم ہے ہر اک شے پہ حکومت تیری

جتنے بھی تو نے بنائے ہیں عوالم' ان میں
تیری عظمت ہے' جلالت تری' طاقت تیری

اپنے آقا (ﷺ) سے ہمیں یوں ہے تعلّق وافر
تیرے محبوب (ﷺ) کی طاعت ہے اطاعت تیری

ہم کو اسلام کی بخشی ہے محبّت تُو نے
یہ کرم تیرا ہے یا رب! یہ عنایت تیری

تو نے فرمایا عطا قائدِاعظمؒ ہم کو
لطف تیرا تھا' رضا تیری تھی' حکمت تیری

ملک کی شکل میں پایا ہے تشخّص ہم نے
یہ جو قائدؒ کی فراست تھی تو رحمت تیری

عرض محمودؔ یہ کرتا ہے خدایا! تجھ سے
چاہیے اُمّتِ سرکار (ﷺ) کو نُصرت تیری

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھ کلامِ حق کی ہر آیت سمجھ کر سوچ کر
مصطفیٰ (ﷺ) کے دین کی غایت سمجھ کر سوچ کر

الفتِ سرکار (ﷺ) تو ایمان کی بنیاد ہے
اور جس سے بھی کرو الفت' سمجھ کر سوچ کر

اس حوالے سے قرینہ ہے ادب کا لازمی
بات کر سرکار (ﷺ) کی بابت سمجھ کر سوچ کر

استعاروں اور تشبیہوں میں برتو احتیاط
نعت میں جتنی بھی ہو جدّت' سمجھ کر سوچ کر

اِذن پہلے لو دوبارہ حاضری کا آپ (ﷺ) سے
طیبۂ سرکارؐ سے رجعت سمجھ کر سوچ کر

شہرِ سرور (ﷺ) میں مؤدّب رکھنا اپنے آپ کو
خاکِ طیبہ پر قدم' حضرت! سمجھ کر سوچ کر

نعت ہو محمودؔ ہر پہلو سے معیاری تری
شعر میں سرکار (ﷺ) کی مدحت سمجھ کر سوچ کر!

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قصرِ انا میں پہلے بڑا سا شگاف ہو
پھر جو خطا ہو، فضلِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے معاف ہو

غیرت سماعت اُس کی گوارا کرے گی کیوں
جو بات دینِ سرورِ کُل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خلاف ہو

مجھ کو تو ہے یقیں کہ ہیں محبوبِ رب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ممکن ہے، تیرے واسطے یہ انکشاف ہو

جو بات میں نے سیرتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کہی
ظاہر کرو، جو اُس سے تمہیں اختلاف ہو

ہو یادِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں مراقب، عزیزِ من!
یہ اعتکاف سب سے بڑا اعتکاف ہو

یوں تو یقیں ہے شافعِ محشر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لطف پر
بہتر یہی ہے، نامۂ اعمال صاف ہو

محمود ہو سکے تو نظر کے ذریعے سے
مقصورۂ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا طواف ہو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئی طیبہ سے "ہاں" بات کی بات میں
دُور تھیں دُوریاں بات کی بات میں

سارے غم آشناؤں کو سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
کر دیا شادماں بات کی بات میں

جاں کی تسکین "صلِّ علیٰ" سے ہوئی
مطمئن تھی زباں بات کی بات میں

تیور آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دیکھے تو مجھ پر ہُوا
آسماں مہرباں بات کی بات میں

ہو گیا بارگاہِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک رسا
نعت کا ارمغاں بات کی بات میں

دیکھا اِسرا میں جب اپنے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
کِھل اٹھی کہکشاں بات کی بات میں

لب پہ نامِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آیا تو ہو گئے
میرے آنسو رواں بات کی بات میں

ہم مدینے گئے تو ہمیں مل گیا
بے نشاں کا نشاں بات کی بات میں

ہو یقیں جو پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امداد پر
ہوگا عنقا گماں بات کی بات میں

میرے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) معراج کو جب چلے
تھا زماں لازماں بات کی بات میں

بات جب قُربِ قوسین تک آ گئی
ہر نہاں تھا عیاں بات کی بات میں

جس جگہ پر نہ پہنچا نبیؑ کوئی بھی
پہنچے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہاں بات کی بات میں

نعت کہتے ہی تسکین زا ہو گئی
زندگی ناگہاں بات کی بات میں

میری طیبہ رسائی کی تھی داستاں
بن گئیں سُرخیاں بات کی بات میں

مدحتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جو محمودؔ نے
بندھ گیا اِک سماں بات کی بات میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدِ تخیلِ انساں سے تو اس کو ماورا کہیے
رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدحت کو کارِ کبریا کہیے

کہیں پر اور مرنا، درحقیقت ہے فنا ہونا
مدینے میں قضا آ جائے تو اس کو بقا کہیے

کھُبے جو قُبّۂ خضرا کا عکسِ محترم دل میں
تو خود کو بارگاہِ خالقِ کُل تک رسا کہیے

بہیں جو اشک یادِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آنکھوں سے
اسے ابرِ عطا کہیے، عنایت کی گھٹا کہیے

ریاضت آشنا زُہّاد نے نکتہ سُجھایا ہے
رہِ مدحِ حبیبِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو راہِ اِتقا کہیے

کسی صورت نہ محبوب اپنا کہیے سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
رسولِ حق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جب کہیے، حبیبِ کبریا کہیے

شبِ اِسرا نمازِ انبیاءؑ کو ذہن میں لا کر
ہر اِک کو مقتدی اور مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مقتدا کہیے

ضروری ہے کہ نام آقا و مولائے دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
جو پڑھیے، سنیے، لکھیے، لیجیے "صَلِّ عَلیٰ" کہیے

جو حمدِ پاک اطمینانِ قلب و روح دیتی ہے
تو ذکرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جانفزا، تسکین زا کہیے

کبھی جو سوچیے اِکرام و اَلطافِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
تو پھر ممنون خود کو ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احسانات کا کہیے

وہ جو دل سے اطاعت سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کرتا ہے
اسے تو بے نیازِ خوف و تحریص و ہوا کہیے

نگاہِ نقد بھی اُن پر پڑے تو یہ نتیجہ ہے
کہ اصحابِؓ رسُولؐ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اہلِ وفا کہیے

مدینہ ہے، یہاں سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) خود تشریف فرما ہیں
جو کہیے عرش تک سے اِس کو افضل تو بجا کہیے

پُھدکتا دیکھیے تو کہیے گُنجشکِ فرومایہ
جو طَیرِ فکر طیبہ کو اُڑے، اُس کو ہُما کہیے

دیارِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) تک اپنی رسائی کو

درود و نعتِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا صلہ کہیے

رسولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ناموس و حُرمت کی حفاظت میں
جو کھائیے زخم تو اس کو ہَرا رکھیے، ہَرا کہیے

اگر ہر سال اپنی حاضری کا ذکر لازم ہے
تو خود کو کاہ، شہرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کہربا کہیے

جو تَرضٰھَا کے اَسرار و غوامض پر نظر کیجیے
تو کعبہ قبلہ کرنے کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فیصلہ کہیے

جو مکّہ کے جبَل منسوب ہیں سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) سے، ان کو
حرا و بُوقُبَیس و مَروہ و ثَور و صَفا کہیے

یہ میرا حمد و نعت و منقبت پر اِکتفا کرنا
اسی کو میرے ذوقِ شاعری کا ارتقا کہیے

معانق ہونا عزرائیلؑ سے شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
اسی کو میری خواہش جانیے، ارماں حرا کہیے

جو راہِ آقا و مولائے عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نہ راہی ہو
مت ایسے شخص کو محمودؔ اپنا رہنما کہیے

☆☆☆☆☆

کیوں نظر آئے کمی "صلِّ علیٰ" کہنے میں
آپ ہر خامی سے بڑھ کر اسے خامی کہیے

بحرِ ظلمات کے اِغراق سے بچنے کے لیے
آلِ محبوبِ خداوند (ﷺ) کو کشتی کہیے

ہم کو آقا (ﷺ) نے جو آپس میں بنایا بھائی
آپ اسی حکم کو اللہ کی رسّی کہیے

اُمِّ ایمنؓ ہوں، حلیمہؓ ہوں، علیؓ کی ماںؓ ہوں
ان میں ہر ایک کو سرکار (ﷺ) کی امّی کہیے

جو بُھلا بیٹھا ہو احسان حبیبِ رب (ﷺ) کے
کاسۂ فکر کو اُس شخص کے، خالی کہیے

نعت کے موتیوں کو اِس میں پروتے رہیے
اپنے اَنفاس تئیں سانس کی ڈوری کہیے

جو ہمہ وقت ہو محمودِ نبی (ﷺ) کا مادح
اس ہی بخت کو اخلاص کا داعی کہیے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چاہے تو آپ مِری فکر کو پنچھی کہیے
نعت ہی اس کی مگر منزلِ حتمی کہیے

حرفِ "جاءُوک" کو اپنے لیے کافی کہیے
اس کو مضمونِ عنایات کی سُرخی کہیے

کعبہ ٹھہرایا گیا قبلہ جو اہلِ دیں کا
کُھل کے اِس کام کو سرکار (ﷺ) کی مرضی کہیے

نور جو اِس میں ہے پنہاں، وہ نظر میں رکھیے
خاکِ طیبہ کو رنہٹ آپ نہ مٹّی کہیے

چاند کو آقا و مولا (ﷺ) کا کھلونا کہہ کر
شہرِ سرور (ﷺ) کی فضا چاند سے اُجلی کہیے

حفظِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) میں جو جاں دیتا ہے
اسی خوش بخت کو کردار کا غازی کہیے

جس کی منزل ہو پیمبر (ﷺ) کا دیارِ خوشتر
راہِ فردوسِ بریں کا اسے راہی کہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے اک لفظ کی لب پہ آمد ہمیشہ
محمد محمد محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیشہ

جو لمسِ لبِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پا چکا ہے
رہا پیارا وہ سنگِ اسود ہمیشہ

نُبُوّت دوامی ہے تا حشر ان کی
رہیں گے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زیبِ مسند ہمیشہ

مقامِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جو کم لفظ پاؤں
مَیں کرتا ہوں اس کو قلم زد ہمیشہ

میں دیکھ آیا کیا مسکنِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
نظر میں رہا سبز گُنبد ہمیشہ

جنھوں نے تعلُّق رکھا کم نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
ہُوئی ان کی ہر حال میں بھد ہمیشہ

نہیں صرف محمودؔ مدّاحِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
رہے نا عت اس کے اب و جد ہمیشہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر لو ازبر مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پاک سیرت کا سَبَق
اوج کا، معراج کا، رفعت کا، عظمت کا سبق

کس لیے بھُولے ہیں آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبّت کا سبق
یاد لوگوں نے رکھا کیوں صرف دولت کا سبق

اِس کو سینے میں اتارو، اِس کو حرزِ جاں کرو
ہے درودِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عینِ عبادت کا سبق

یاد ہونا چاہیے محشر میں بخشش کے لیے
سرور و سرکارِ ہر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے الفت کا سبق

کیا ہزیمت آشنا کر پائے گا طاغوت اسے
جو حُنَین و بدر سے سیکھے شجاعت کا سبق

اس کو جاں لینا یا جاں دینا بہت آساں رہا
پڑھ لیا جس شخص نے سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حرمت کا سبق

صادِق و اَصْدَق نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وہ ثنا گو کیوں نہ ہوں
جن کے کردار و عمل میں ہو صداقت کا سبق

سارے اپنے چاہنے والوں کو آقا (ﷺ) نے دیا
سادگی کا، صبر و غیرت کا، قناعت کا سبق

اُس کو دُہرانے سے پائیں گے سکون و عافیت
جو دیا سرکار (ﷺ) نے ہم کو اُخوّت کا سبق

دور رہنا تنگ چشمی، تنگ دلی سے، بخل سے
سرورِ دیں (ﷺ) نے پڑھایا ہے سخاوت کا سبق

جب سندِ بخشش کی احقر کو ملی سرکار (ﷺ) سے
پڑھتے دیکھے ہیں فرشتے سارے، حیرت کا سبق

سامنے ہو دفنِ طیبہ کا سکوں افزا نصاب
بھول جاؤں اس طرح اُس جا سے رجعت کا سبق

دشمنانِ دینِ سرکارِ جہاں (ﷺ) سے دوستی
غور فرماؤ تو ہے تمہید ذلّت کا سبق

اُمت آقا (ﷺ) نے سمجھوتا کیا اِدبار سے
بھول بیٹھی ہے شکوہ و شان و شوکت کا سبق

اِتباعِ مصطفیٰ (ﷺ) سے دُور ہوں محمودؔ کیوں
کس لیے رٹتے چلے جائیں ہلاکت کا سبق

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''جس دل میں آرزوئے حبیب خدا (ﷺ) نہیں''
اس کو ذرا بھی دعوئ ایماں روا نہیں

اِس بات پر ہے جنّت و دوزخ کا انحصار
الفت رسولِ حق (ﷺ) سے کسی کو ہے یا نہیں

سب کچھ ہمیں حضور (ﷺ) کے دربار سے ملا
تم سوچتے رہو کہ وہاں کیا ہے، کیا نہیں

کیا دستِ مصطفیٰ (ﷺ) و خدا ہیں الگ الگ
قولِ نبی (ﷺ) جو ہے، وہ کیا رب کا کہا نہیں

بس، گھر خدا کا، اور درِ پاکِ مصطفیٰ (ﷺ)
اِن کے علاوہ اور کہیں سر جھکا نہیں

وردِ درود نے کیا ہر شے سے بے نیاز
ڈر پُرسشِ نشُور کا مجھ کو ذرا نہیں

امداد کو پکارو تو اپنے حضور (ﷺ) کو
حل ہو نہ جس کا، ایسا کوئی مسئلہ نہیں

شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی راہ کے بارے میں کیا کہے
منزل سے پہلے رخشِ تخیُّل رُکا نہیں

اللہ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کرتے رہو ثنا
کہتا ہے کون، اس میں خدا کی ثنا نہیں

یہ عِلم ہے کہ اُن کی رِضا رب کی ہے رِضا
کیا ہے مرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حقیقت، پتا نہیں

میزان و احتساب بجا، پر حقیقتاً
مدّاحِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے کچھ سزا نہیں

تعریف ان کی، اور ہو تقلید غیر کی
یہ تو حبیبِ ربِّ جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وفا نہیں

اُمّت کو ہے شفاعتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر یقیں
اس میں گماں کا تو ذرا بھی شائبہ نہیں

جاتا نہ ہو جو شہرِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
ایسا کبھی بھی راستہ ہم نے چُنا نہیں

قرآں میں "قَدْ نَریٰ" کو پڑھو تو عزیزِ من!
تحویلِ قبلہ کیا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا فیصلہ نہیں

اُس جا پہ موت کی مجھے خواہش ہے اس لیے
مدفونِ طیبہ کے لیے ہرگز فنا نہیں

مدحِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کرو کہ خدا کا کرم ملے
دو دُونی چار ہے، یہ کوئی فلسفہ نہیں

محمودؔ جب کبھی بھی چلا اپنے ملک سے
طیبہ گیا ہے اور کہیں بھی گیا نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ شعر کا کیا اُسوۂ حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں
کیا یہ بھی آرزوئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں

قرآں کلام رب کا ہے پہنچا مگر یہ کیا
از راہِ گفتگوئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں

جس کو "عظیم" رب نے دیا ہے قرار وہ
کیا بے مثال خُوئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں

میزاب کا ہے کس طرف کو مُنہ یہ دیکھ لو
اور سوچو کیا وہ کُوئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں

"وَالّیل" کے مطالب و معنیٰ پہ غور کر
سوگند رب بہ مُوئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں؟

جو ہے پسندِ خاطرِ خلاقِ کائنات
کیا صرف آبروئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں

اِسرا میں روبروئے خدا ہیں جو مصطفیٰ (ﷺ)
کیا رب بھی روبروئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں

خوشبو کسی طرح کی بھی اُس میں نہ پاؤ گے
جس پھول میں کہ بُوئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں

جو دشتِ کربلا میں بہ دستِ ستم کٹا
کیا وہ گلا گلُوئے حبیبِ خدا نہیں

ہر سال جس طرف کو ہے محمودؔ کا سفر
وہ سمت کیا بہ کُوئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطف فرما ہوئی طیبہ کی فضا آپ سے آپ
ہوئی مفقود انا' دور رہا آپ سے آپ

میرے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جب چشمِ شفاعت اٹھی
ہو گئی حرفِ غلط میری خطا آپ سے آپ

سر مرا' جھکتا نہیں ہے جو کسی کے آگے
نام سنتے ہی پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جھکا آپ سے آپ

ورد جیسے ہی کیا "صلِّ علیٰ" کا میں نے
شعر مدّاحِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہوا آپ سے آپ

جب ظہور آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کیا دنیا میں
جو تھا باطل' وہ ہوا حق سے جدا آپ سے آپ

میں نے سرچشمہ ہدایت کا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مانا
جل اٹھی دل میں مرے شمعِ ہدیٰ آپ سے آپ

دور سب میری پریشانیاں مجھ سے بھاگیں
رد ہوئی ذکرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بلا آپ سے آپ

میں نے پہنایا جو ملبوسِ درودِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
تو دعا عرشِ خدا تک تھی رسا آپ سے آپ

میں بھی بیمار ہوں اور میں بھی قصائد گو ہوں
عین ممکن ہے' ملے مجھ کو ردا آپ سے آپ

عدمِ دیدِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو لگایا گھاؤ
ملی مستشفیٰ' طیبہ سے دوا آپ سے آپ

صرف سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت کا تھا پڑھنا کافی
جل اٹھا دل میں عقیدت کا دیا آپ سے آپ

وردِ صلوات تو باعث ہے بھی بخشش کا
لب پہ جاری جو ہوا صبح و مسا آپ سے آپ

میں نے جو مانگا' وہ سرکارِ جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مانگا
اور قدموں میں چلا آیا ہما آپ سے آپ

کام آؤ جو پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کسی بندے کے
کیوں نہ کافور ہو سب حرص و ہوا آپ سے آپ

میں نے تو سوچنا چاہا تھا برائے تحمید
رخشِ تخیل مدینے کو گیا آپ سے آپ

ہجرِ طیبہ میں جونہی آنکھ سے آنسو ٹپکا
اٹھی الطاف و عنایت کی گھٹا آپ سے آپ

وہ سخی بھی ہیں، خزانے بھی بہت ہیں ان کے
کیوں غنی ہوتا نہ آقا (ﷺ) کا گدا آپ سے آپ

یوں وہاں موت کا محمودؔ تمنائی ہے
ہے قضا شہرِ پیمبر (ﷺ) میں بقا آپ سے آپ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواب میں طیبہ مجھے زیبِ نظر لگتا ہے
یہ تو آقا (ﷺ) کی عنایت کا اثر لگتا ہے

جب سرِ گنبدِ اخضر میں اسے دیکھتا ہوں
زرد رُو سہما ہوا مجھ کو قمر لگتا ہے

نعت کے پیڑ کو تم آنکھ کا دینا پانی
اس پہ خوشخبریٔ جنّت کا ثمر لگتا ہے

لڈو سے پھوٹتے ہیں دل میں خوشی کے باعث
تارا طیبہ میں مرا دیدۂ تر لگتا ہے

نعت کا شعر اُترتا ہے جو دل پر کوئی
حرف حرف اس کا حضوری کی خبر لگتا ہے

جب عقیدت سے نگاہوں کو جھکا کر دیکھو
خاکِ طیبہ کا ہر اک ذرہ گہر لگتا ہے

مجھ کو ساحل کی سکوں خیز ردائیں اوڑھے
یادِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) میں، بھنور لگتا ہے

مشعلِ مدحِ نبی (ﷺ) ہاتھ میں جب لیتا ہوں
کالی راتوں کا اندھیرا بھی سحر لگتا ہے
فصل نعتوں کی، زمینوں میں غزل کی بونا
کوئی مانے کہ نہ مانے، یہ ہنر لگتا ہے
ایک دن میں نہ اگر طیبہ کا فوٹو دیکھوں
آنکھ کا قصر جو ہے، ایک کھنڈر لگتا ہے
وردِ صلوات میں جس وقت مگن ہوتا ہوں
رات کا پچھلا پہر، پہلا پہر لگتا ہے
اُمتی کیا ہوں، اگر حکم نہ مانوں اُن (ﷺ) کے
مجھ کو محمودؔ یہ کہتے ہوئے ڈر لگتا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنسِ نبی (ﷺ) سے جس کا بھی دل بھر دیا گیا
دنیا کو وہ عقیدتوں سے جگمگا گیا
یہ تو اثر ہے تربیتِ والدین کا
مجھ کو جو وردِ اسمِ نبی (ﷺ) پر لگا گیا
کم جس نے بھی درودِ رسولِ خدا (ﷺ) پڑھا
ہاتھوں سے اُس کے زُہد گیا، اِتقا گیا
دانتوں تلے دبائے ہُوئے تھے سب انگلیاں
جنّت میں جب حضور (ﷺ) کا مدحت سرا گیا
اچھّا بھلا جہاں میں تھا میں ہنستا کھیلتا
ہجرِ دیارِ آقا و مولا (ﷺ) رُلا گیا
لے تو چلیں مدینے کو میری سعادتیں
پہنچا وہاں تو جسم مرا کپکپا گیا
شاعر جو ہیں، وہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں کس لیے
سایہ عدم کو میرے نبی (ﷺ) کا چلا گیا

جتنے بھی صُوفیوں کے سلاسل جہاں میں ہیں
آقائے کائنات (ﷺ) تک ہر سلسلہ گیا
میری مسافرت تو بہ اِجمال ہے یہی
لاہور سے جو نکلا مدینے چلا گیا
محمودؔ وہ تھا دستِ شفاعت حضور (ﷺ) کا
جو احتسابِ حشر سے مجھ کو بچا گیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لمحۂ غم جب بھی کوئی زندگی میں آ گیا
ذکرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) میرا جی بہلا گیا
شبنمی آنکھیں جمیں جب قُبّۂ سرکار (ﷺ) پر
بارشِ رحمت سحابِ مرحمت برسا گیا
پوچھتے جاتے تھے جانے کیا نکیرینِ لحد
میں تو ہر ہر بات پر نامِ نبی (ﷺ) لیتا گیا
کائناتِ آب و گِل میں یوں ہوا ان کا ظہور
سرورِ عالم (ﷺ) اِدھر آئے اُدھر سایہ گیا
اس لیے بھی ساتھ ہیں آقا (ﷺ) کے صدیقؓ و عمرؓ
دیکھتے رہتے ہیں دونوں اس جگہ آیا گیا
روضۂ آقا (ﷺ) مجلّا اور مصفّا تھا مگر
آئنہ نظروں کا اُس کو دیکھ کر دُھندلا گیا
رُستگاری سرورِ عالم (ﷺ) نے دلوائی مجھے
جب مرے اعمال کے بل پر مجھے گھیرا گیا

میرے آقا (ﷺ) مجھ کو دلوا دیں وہیں دو گز زمیں
جب گیا ہوں، بس اسی نیّت سے میں طیبہ گیا

جذبِ عشقِ مصطفیٰ (ﷺ) حضرت اُویسِ پاکؓ کا
ساری دنیا میں عقیدت کی مہک پھیلا گیا

سارے عصیاں کار آ جائیں شفاعت کے لیے
ہر در و دیوارِ طیبہ پہ یہی لکھا گیا

میں صباح و شب درودِ مصطفیٰ (ﷺ) میں ہوں مگن
رازِ بخشش مجھ کو یہ اک مشغلہ سمجھا گیا

واسطہ محمودؔ خالق کو دیا سرکار (ﷺ) کا
اِس طرح نالہ مرا تا عالمِ بالا گیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَمْ یَنْزِل کا نورِ شاہِ مُرسلاں (ﷺ) میں آگیا
نور جس سے مہر و ماہ و کہکشاں میں آ گیا

''جو پناہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا''
وہ پناہِ خالقِ ہر این و آں میں آ گیا

جب مکاں کو اور زماں کو چھوڑ کر آقا (ﷺ) چلے
تو نکھار اِک لامکان و لازماں میں آ گیا

ذاکرِ خالق کو جو حاصل رہا دل کا سُکوں
وہ درودِ پاک کے تسبیح خواں میں آ گیا

رفعتِ ذکرِ رسُولُ اللہ (ﷺ) کے اعلان سے
مصطفیٰ (ﷺ) کا نام قلبِ عارفاں میں آ گیا

جو پیمبر (ﷺ) سے محبّت کا سبق رب نے دیا
وہ جمادات و وحوش و اِنس و جاں میں آ گیا

منبر و آرام گاہِ مصطفیٰ (ﷺ) کے درمیاں
جو بشر پہنچا، وہ گلزارِ جناں میں آ گیا

جو دیارِ نعتِ سرور (ﷺ) تک نہ ہو پایا رسا
لازماً وہ حیطۂ نقص و زیاں میں آ گیا

انحطاطِ دورِ حاضر سے اسے کیا واسطہ
جو نبی (ﷺ) کے سائبانِ آستاں میں آ گیا

ہو گیا سیدھا مرا رُخ ذکرِ آقا (ﷺ) کی طرف
موڑ اِک اچھا یہ میری داستاں میں آ گیا

جب نظر آنے لگے آثارِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ)
ولولہ اک تازہ سارے کارواں میں آ گیا

استعانت آپ سے آقا (ﷺ) اِسے درکار ہے
ساری دنیا میں مسلماں امتحاں میں آ گیا

اسمِ سرکارِ جہاں (ﷺ) محمودؔ جب میں نے لیا
اک حلاوت کا مزا میری زباں میں آ گیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب میں راہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا
تو نگاہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا

جس کی جدّوجُہد تھی ابطالِ باطل کے لیے
وہ سپاہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا

طُرّۂ اعزاز کی صورت میں "تَرْضٰہا" جو تھا
وہ کُلاہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا

جب ادائے نقل کی خاطر میں صُفّہ پر چڑھا
درس گاہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا

فقرہ احقر نے جو حمدِ ربِّ عالم میں کہا
مدحِ جاہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا

بن گیا عمّارِ یاسرؓ یا ابوذرؓ یا بلالؓ
"جو پناہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا"

دیکھ، لو محمودؔ اچھائی کا ہر اک راستہ
شاہراہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا

☆☆☆☆☆

...... گرہ بند نعت ......

گویا دستاویزِ بخشش اپنے رب سے پا گیا
"جو پناہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا"
ہو گیا سایہ فگن اس پر شجر اَلطاف کا
"جو پناہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا"
اُس خدا کے دوست کو ہو خوف کیسا، حُزن کیا
"جو پناہ سید کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا"
اس نے دنیا میں لیا فردوسِ رضواں کا مزا
"جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا"
مُنکرات اُس شخص کے آ پائیں گے نزدیک کیا
"جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا"
ہے روا، اس کو اگر دنیا کہے عالم پناہ
"جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا"
وہ نظر آتا ہے نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) کہتا ہُوا
"جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا"
پُرسشِ میزاں سے بھی محفوظ وہ آخر بچا
"جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوحِ دل سے نقشِ اُنسِ غیرِ آقا (ﷺ) کو مٹا
صاف تختی پر تُو اسمِ سرورِ عالم (ﷺ) لکھا
ساکت و جامد جہاں کا کارخانہ کر دیا
میہماں محبوب (ﷺ) کو ربِّ جہاں نے جب کیا
تجھ کو دے توفیق اگر خالق تو تُو طیبہ میں آ
دست بستہ اس درِ اقدس پہ رہ، سر کو جھکا
میں جو وقفِ ذکرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہو گیا
لطف و رحمت ہے خدا کی اور کرم سرکار (ﷺ) کا
جو نہ ان کے در پہ پہنچا، وہ رہا عُسرت زدہ
وہ ہے ثروت مند جو آقا (ﷺ) کے ٹکڑوں پر پلا
واسطہ دے کر پیمبر (ﷺ) کا تو کر رب سے دعا
آزمانا ہے مقدّر کو تو پھر یوں آزما
منظرِ اَقصیٰ کا ہو یا ہو عالمِ ارواح کا
انبیاءؑ کے ہیں محمد (ﷺ) رہنما و مقتدا

دل میں آنے دو کسی کو مت پیمبر (ﷺ) کے سوا
ہے یہی ایمان و ایقاں اور یہی ہے اتقا
فیصلہ کُن حشر میں ہو گا نبی (ﷺ) کا فیصلہ
پیٹتے روتے گنہگاروں کو وہ دیں گے ہنسا
الفتِ سرکار (ﷺ) کا سچا ہے گر دعویٰ ترا
سرزمینِ قلب پر سے ڈھا محلاتِ اَنا
فرضِ عشقِ سرورِ کُل (ﷺ) کر دیا اُس نے ادا
حوصلہ جب غازی علم الدینؒ کو رب نے دیا
کیا نہیں سرکارِ ہر عالم (ﷺ) نے یہ تجھ سے کہا
دل کسی بے بس کا، بے کس آدمی کا مت دُکھا
مدحِ سرور (ﷺ) کا اگر مل جائے خالق سے صلہ
جنّتِ طیبہ میں ہے تدفین میرا مدّعا
کمتریں پر حشر کے دن ہو گیا راضی خدا
جب پڑھی محمودؔ نے نعتِ نبیؐ الانبیاء (ﷺ)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ شخص جو زیارتِ طیبہ نہ کر سکا
دیدارِ کعبہ 'کر کے بھی' گویا نہ کر سکا
پیدا جو جاں نثار کیے اپنے اردگرد
آقا (ﷺ) نے وہ 'کیا' جو مسیحا نہ کر سکا
جو فقرۂ "دَنَا فَتَدَلّٰی" میں تھا نہاں
اُس راز کو تو کوئی بھی افشا نہ کر سکا
جیسا مرے حضور (ﷺ) کے اَخلاق نے کیا
دشمن کو اس طرح کوئی اپنا نہ کر سکا
سرکار (ﷺ) کے مقام میں کوئی کمی کرے
اس بات کو کبھی میں گوارا نہ کر سکا
سرکار (ﷺ) کے مُحب نہ ہٹے اپنی راہ سے
حق کی سپاہ کو کوئی پسپا نہ کر سکا
محشر میں سب اُچھالی گئیں پگڑیاں مگر
سرور (ﷺ) کے بندے کو کوئی رُسوا نہ کر سکا

پُرنم نگاہ قُبّۂ سرکار (ﷺ) پہ پڑی
ڈھندلاہٹوں سے ہٹ کے نظارہ نہ کر سکا

احکامِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ عمل جب نہیں ہُوا
سچ تو یہ ہے کہ عہد میں ایفا نہ کر سکا

گہ کر ہزاروں نعتیں، یہ تسلیم ہے مجھے
حسبِ تمنّا مدحتِ آقا (ﷺ) نہ کر سکا

محمودؔ مجھ کو سنّتِ آقا (ﷺ) سے اُنس ہے
پر دو کھجوریں کھا کے گزارا نہ کر سکا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچا جونہی میں گنبدِ خضرا کے سامنے
تھا عرش گویا دیدۂ بینا کے سامنے

جو عرض مجھ کو ربِّ دو عالم سے کرنی تھی
میں نے کہی مواجہہ کے جا کے سامنے

چشمِ تصوّر آج بھی کھولو تو دیکھ لو
آنکھیں صحابہؓ کی رُخِ زیبا کے سامنے

اس کے سبب انھوں نے بشارت نبی (ﷺ) کی دی
پیمان تھا جو حضرتِ عیسیٰؑ کے سامنے

تابع رضائے رب کے تھی سرکار (ﷺ) کی رضا
تھی اُس کی مرضی آپ (ﷺ) کے منشا کے سامنے

پڑھتے ہوئے درود میں جاؤں گا قبر میں
ماضی و حال ہیں مرے فردا کے سامنے

میں نے درود و نعت کو چھوڑا نہیں کبھی
میرا یہ ذوقِ خوش رہا دُنیا کے سامنے

نعتیں سبھی فرشتوں کو اپنی دکھاؤں
فردِ عمل وہ رکھیں گے جب لا کے سامنے
لکھتا ہے تُو کہ تیری طرح تھے بشر نبی (ﷺ)
کہ بات کوئی اس طرح کی آ کے سامنے
پڑھتا ہوں جا کے اپنی میں نعتیں کبھی کبھی
آقا (ﷺ) کے بیٹے حضرتِ داتاؒ کے سامنے
اپنے کو وہ سمجھتا رہا آسمان پر
محمودؔ جب تھا روضۂ آقا (ﷺ) کے سامنے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے گا برائے حشر یہ امکان تقویت
مدحِ نبی (ﷺ) سے پائیں گے اوسان تقویت
نعتِ نبی (ﷺ)، درودِ پیمبر (ﷺ) شعار کر
پائے گی فکر اس سے چلا' جان تقویت
پڑھتا ہوں جتنی سیرتِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ)
پاتا ہے میرا جذبۂ ایمان تقویت
ذوقِ اطاعتِ نبیؐ آخرُ الزّماں (ﷺ)
پہنچائے گا ہمیں سرِ میزان تقویت
الفت رسولِ پاک سے کرنا جو چاہیں گے
دیں گے انھیں حدیث اور قرآن تقویت
جوں جوں بلاوا طیبہ سے آتا رہا مجھے
پاتے رہے حضوری کے ارمان تقویت
وہ ہے حضورِ پاک (ﷺ) پہ ایمان بالیقیں
حاصل کرے گا جس سے کہ وجدان تقویت

جو بھی فضیلت آقا و مولا (ﷺ) کی ہے، اُسے
دیتا ہے انبیاءؑ کا اک پیمان تقویت
تکریمِ مصطفیٰ (ﷺ) میں نہ کرنا کمی کبھی
ایسے عمل سے پائے گا شیطان تقویت
امدادِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ ہے جس شخص کو یقیں
دیتی ہے اس کو رحمتِ رحمان تقویت
محمودؔ مصطفیٰ (ﷺ) کی شفاعت سے روزِ حشر
حاصل کریں گے سارے مسلمان تقویت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں یوں رکھتا ہوں طیبہ کو سفر کی اُمید
پُوری ہو جاتی ہے ایسے مرے سر کی اُمید
نخلِ الفت کو جو آنکھوں کا دیا ہے پانی
فضلِ سرکار (ﷺ) سے مجھ کو ہے ثمر کی امید
شہرِ سرکار (ﷺ) سے آئے گا سحابِ سرور (ﷺ)
یوں بر آئے گی مرے دیدۂ تر کی امید
میں جو درخواست گزاری پہ یقیں رکھتا ہوں
کیوں نہ ہو مجھ کو حضوری کی خبر کی امید
کیا پتا، میری دعا میرے نبی (ﷺ) تک پہنچے
یوں بظاہر تو نہیں کوئی اثر کی امید
نورِ الطافِ پیمبر (ﷺ) کی ثنا کے باعث
شبِ دیجور میں ہوتی ہے سحَر کی امید
پایا سرمایہ جو سرکار (ﷺ) کی مدّاحی کا
ہم نے رکھی ہی نہیں مال کی، زر کی امید

جمیں ذرّاتِ مدینہ پہ نگاہیں یکدم
جاگی جس وقت مرے دل میں گھر کی امید
ہو ہی جائے گا وہ روضے پہ نبی (ﷺ) کے قرباں
نظر آتی ہے مجھے رُوئے قمر کی امید
مطمئن رکھے گی محمودؔ سرِ حشر مجھے
اپنے آقا (ﷺ) کی فقط ایک نظر کی امید

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی پوچھے گا اِخلاص کی مثالوں کو
تو لانا سامنے تم نعت کے حوالوں کو
اگر طہارتِ فکر و نظر کی خواہش ہو
تو سُوئے شہرِ نبی (ﷺ) بھیجنا خیالوں کو
مجھے درودِ رسولِ کریم (ﷺ) آتا تھا
بُھگت لیا ہے نکیرَین کے سوالوں کو
مرے نبی (ﷺ) کی نگاہِ کرم نے بخشا ہے
وقار بے زروں کو بیکسوں کو کالوں کو
نبی (ﷺ) کے شہر کو جانے کی تم کرو کوشش
جو دیکھنا ہو کبھی دائمی اجالوں کو
منارِ نورِ پیمبر (ﷺ) پہ جب نظر ٹھہری
تو گویا اوڑھ لیا روشنی کے ہالوں کا
حضور (ﷺ) صبر کے بدلے بلائیں گے طیبہ
جو روک رکھو گے آہوں کو اور نالوں کو

لحد میں، حشر میں۔ ہر سطح پر ملی عزت
مدیحِ سرورِ کونین (ﷺ) کے مقالوں کو

کوئی بھی نسل سے اور رنگ سے نہیں "اکرم"
اشیر باد نبی (ﷺ) کی ہے خوش خصالوں کو

نبی (ﷺ) کے اُمتی ہو، مت لڑو تم آپس میں
سمجھ رلیا کرو نا، دشمنوں کی چالوں کو

یہاں وہاں کے لیے لطفِ مصطفیٰ (ﷺ) سے ملیں
نویدیں رب کی طرف سے درود والوں کو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو "مَنْ رَّاٰنِیْ" کی ہے، وہ صورت پتا نہیں
کیا ہے حبیب رب (ﷺ) کی حقیقت، پتا نہیں

ہم تو وہ جانتے ہیں، جو سرکار (ﷺ) نے کہا
کیا ہے شریعت، کیا ہے طریقت۔ پتا نہیں

باقاعدہ گزارشِ احوال کیا کروں
کیا مصطفیٰ (ﷺ) کو میری ضرورت پتا نہیں

پڑھتا ہوں میں درود نبی (ﷺ) پر جھکا کے سر
کیا میرے رب کو میری یہ عادت پتا نہیں

دل اور زباں ثنائے پیمبر (ﷺ) میں ہیں مگن
سر اُڑ گیا ہے یا ہے سلامت، پتا نہیں

ہم کو رہائی آقا (ﷺ) کے تیور دلائیں گے
ہو گا مُرافعہ کہ ضمانت، پتا نہیں

دنیا میں آئے چودہ سو اَسّی برس ہوئے
دراصل ان (ﷺ) کی کب ہوئی خلقت، پتا نہیں

میں نے تو صرف دیکھا تھا روضہ حضور (ﷺ) کا
کیسے بڑھی تھی میری بصارت' پتا نہیں
خوشیاں بکھیرتا ہے یہ احساس قلب میں
ہو گی لحد میں کیسے زیارت' پتا نہیں
اک کیفیت میں نعتیں کہے جا رہا ہوں میں
لائے گی رنگ کیا یہ عقیدت' پتا نہیں
آقا (ﷺ) کو ذاتِ حق کی زیارت کا ہے شرف
اور ہم کو اپنی ذات کی بابت پتا نہیں
اسرا کے واقعے کی نظر آئے لم کیسے
قوسین اور دنا کی جو قربت پتا نہیں
اَقصیٰ کی رات کے نہیں اَحوال یاد کیا؟
کی انبیاءؑ کی کس نے قیادت' پتا نہیں!
توقیر و عزت آقا (ﷺ) کی کرنی ہے لازمی
کیا خالقِ جہاں کی ہدایت پتا نہیں؟

ہم ضمنِ نعت میں ہوئے ہر شے سے بے نیاز
کتنا صلہ ہے' کتنی ہے اُجرت' پتا نہیں
بس اِک توقُّع ہے کہ نگاہِ نبی (ﷺ) پڑے
اعمال پر بنے گی کیا دُرگت' پتا نہیں
محمودؔ اتنا علم ہے' شنوائی ہو گئی
پیشِ حضور (ﷺ) جذبوں کی حالت پتا نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا نالہ تھا، جو اثر لایا
لطفِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو میں گھر لایا

التفاتِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پایا ہے
باغِ احساس یہ ثمر لایا

یادِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں دل مِرا بھیگا
اور صدف آنکھ کا، گہر لایا

آخرش میں پہنچ گیا طیبہ
ربُّ العزّت اُمید بر لایا

کیا ملاقات کی رہیں جزئیات
کون معراج کی خبر لایا

پایا جس نے اشارۂ ابرو
حرفِ خواہش زبان پہ لایا

نعت کا حق ادا کیا اس نے
جو کوئی حرف معتبر لایا

ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاؤں کی سمت سے اُبھرا
مہر اس طرح سے سحر لایا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لائے گی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وفا جاہ و منزلت
ہے طاعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جزا جاہ و منزلت

دائم رہا ہے جس کی زباں پر درودِ پاک
اُس فرد کو ملے گی سدا جاہ و منزلت

حاصل جو اِتباعِ حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہو
وہ ہر وقار سے ہے سوا جاہ و منزلت

دریوزہ گر وہ ظرف اگر ہوں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
پائیں گے ایسے سارے گدا جاہ و منزلت

اس کے حبیبِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کرتا ہے جو ثنا
اُس کو عطا کرے گا خدا جاہ و منزلت

ذکرِ حبیبِ حق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اگر تر زباں رہے
پاؤ گے تم بطورِ صلہ جاہ و منزلت

جنّت اگر بقیعِ مُقدّس کی پا سکو
پا لو گے تم بوجہِ قضا جاہ و منزلت

وہ تو نہ چھن سکے گی بروزِ نشُور بھی
فرمائی جو نبی (ﷺ) نے عطا جاہ و منزلت

طیبہ میں جو پہنچ گیا اور با ادب رہا
اس کو بفضلِ رب ہے بجا جاہ و منزلت

تکریمِ مصطفیٰ (ﷺ) میں اگر نامور نہیں
محمودؔ پائے کیسے بھلا جاہ و منزلت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ ذی جاہ اے شاہِ امم (ﷺ) لطف و کرم!
کیجیے لطف کرم، لطف و کرم، لطف و کرم!

زندگی سرکار (ﷺ) تا آسودگی کا ہے نشاں
زندگی میں چاہیے ہر ہر قدم لطف و کرم

میں نہ کیوں مشغولِ مدحِ سرورِ عالم (ﷺ) رہوں
ہیں عطا فرمودۂ آقا (ﷺ) نعم، لطف و کرم

بھیجیے سرکار (ﷺ) اس پر اپنا ابرِ التفات
مانگتی ہے آپ سے یہ چشمِ نم لطف و کرم

ہے حضور (ﷺ) اپنے لبوں پر گفتگوئے التفات
لکھتا رہتا ہے یہ ہر لحظہ قلم لطف و کرم

آپ کی اُمّت پہ آئی ہے بلائے ابتلا
چاہیے سرکار (ﷺ) خالق کی قسم، لطف و کرم

ہے رُخِ محمودؔ آقا (ﷺ) آپ کے در کی طرف
بلدۂ لاہور سے ہو تا حرم لطف و کرم

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے دل میں پیار کا احساس پیدا کر لیا
اس نے گویا رحمتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سودا کر لیا

جا کے دنیا سے شبِ اسرا مرے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
دورہ عرش و کرسی و جنت کا خفیہ کر لیا

لامکاں سے تب حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس مڑے
بخششِ امت کا جب خالق نے وعدہ کر لیا

پیشتر اس کے کہ دل جھک جاتا روضے کی طرف
دیکھ لو اپنی نگاہوں نے تو سجدہ کر لیا

عالمِ بالا میں یوں محفوظ رکھا تھا اسے
عاصیوں پر حشر میں سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سایہ کر لیا

پھر سے مل جائے گا طیبہ میں حضوری کا شرف
پھر سے شوقِ دید کا گر تم نے احیا کر لیا

رکھ کے مصروف اپنے کو دنیا میں نعتِ پاک میں
ہم نے محمودؔ اہتمامِ حسنِ عقبیٰ کر لیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رخِ زیبا نے اپنا کر لیا
رب کو اس سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شیدا نے اپنا کر لیا

اپنے اخلاقِ دلآویز و اثر انگیز سے
دشمنوں کو بھی مرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا کر لیا

نامور جو ہو نہ پائے الفتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
وہ ہیں وہ بندے جنھیں دنیا نے اپنا کر لیا

خواب میں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جس کو زیارت ہو گئی
اس کو ایسے دلنشیں رویا نے اپنا کر لیا

فتحِ مکہ پہ معافی مل گئی کفار کو
ان کو لطفِ آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا کر لیا

خادمِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عمر فاروقؓ نے چاہا جدھر
رخ اسی وقت اس طرف دریا نے اپنا کر لیے

خاک اوڑھے گا اسی شہرِ بقا آثار کی
جب کبھی محمودؔ کو طیبہ نے اپنا کر لیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

با چشمِ تر جو حرفِ ثناگر ہیں باوضو
قسمت کے لفظ سب سرِ محضر ہیں باوضو

وہ جن پہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کرم مرتسم ہوا
چشمانِ عاشقانِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں باوضو

پڑھ کر درود پہنچا ہوں مسجد صلوٰۃ کو
یوں روح و جاں جسد کے برابر ہیں باوضو

چل کر گیا ہے بزم تک، ہاتھوں میں نعت ہے
یوں دست و پائے مردِ سخنور ہیں باوضو

فضلِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے گرمی مبدّل، بہ بَرد ہے
عارض اگر ترے سرِ محشر ہیں باوضو

دل سے جو راہِ طاعتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر چلے
رہرو بھی باوضو ہیں، جو رہبر ہیں باوضو

باتیں جو کر رہے ہیں پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عشق کی
کیا نعت خوانِ صاحبِ کوثر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں باوضو؟

یہ ہے کرم خدا کا کہ محمودؔ آپ کی
آنکھیں بیادِ شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں باوضو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا سے ہے انوکھا آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سبز گنبد
دستار کی طرح کا، آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سبز گنبد

کیا پوچھتے ہو، دل نے کیا کیا نہیں تھا چاہا
پہلے پہل جو دیکھا آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سبز گنبد

رکھتا ہے اپنے اندر عرشِ علا کی خبریں
طیبہ میں جلوہ آرا آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سبز گنبد

تعمیر تو مکاں کی صورت میں ہے ولیکن
ہے لامکاں کا نقشہ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سبز گنبد

دل میں طمانیت کی اک لہر ہے اترتی
جب دیکھتا ہے بندہ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سبز گنبد

لب پر درود کیسے پہلی نظر نہ لائے
ہے صورتِ "دُفِعنا" آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سبز گنبد

حُسنِ بہشت جتنا سبزے کی شکل میں ہے
وہ اس زمیں پہ ٹھہرا آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سبز گنبد

جو ہے وسیع منظر، جو ہے محیطِ عالم
وہ آنکھ میں سمایا آقا (ﷺ) کا سبز گنبد

آلائشوں میں دنیا کی، لاکھ جدّتیں ہوں
ٹھنڈک کا ہے اشارہ آقا (ﷺ) کا سبز گنبد

گنبد تو سبز دنیا میں اور بھی بہت ہیں
سب سے ہے پر اَچھوتا آقا (ﷺ) کا سبز گنبد

محمودؔ کی دعا ہے، اک ایک اہلِ دیں کو
دکھلائے حق تعالیٰ آقا (ﷺ) کا سبز گنبد

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم پہ طیبہ میں رہی لطف کی صورت کیا کیا
رنگ لاتے رہے جذباتِ عقیدت کیا کیا

میرے آقا (ﷺ) کی احادیث سے جینا سیکھو
ان کے ہر قول میں پوشیدہ ہے حکمت کیا کیا

برتا اِغماض اگر حکمِ نبی (ﷺ) سے تُو نے
تیری قسمت میں لکھی جائے گی آفت کیا کیا

آ گیا جن کو تصوّر میں مدینے جانا
پائی جلوت میں بھی ان لوگوں نے خلوت کیا کیا

حق ادا ہونا بہرحال بڑا مشکل ہے
یوں تو لکھی گئی سرکار (ﷺ) کی مدحت کیا کیا

سن نواسی (۸۹) میں مدینے میں ہُوا تھا حاضر
پہلے تو دل میں پنپتی رہی حسرت کیا کیا

وہ تو میزاں کے فرشتوں کو نبی (ﷺ) نے روکا
بات اعمال کی ہوتی تو بناتے دُرگت کیا کیا

جو کسی بیکس و نادار کا ٹھہرا یاور
میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہُوئی اس پہ عنایت کیا کیا

بارشِ لطفِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کرم گستر تھی
پہنچے طیبہ تو معاوِن ہوئی رِقت کیا کیا

نعت خوانی کی محافل میں دکھاوا دیکھو
دیکھو لگتی ہوئی جذبات کی قیمت کیا کیا

راہِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہٹنے کا نتیجہ دیکھو
آج مِلّت سے مُعانِق ہوئی ذِلّت کیا کیا

سایہ محمودؔ کو تھا "صَلِّ علیٰ" کا حاصل
یوں تو تھی حدّتِ خورشیدِ قیامت کیا کیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب انبیاءؑ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہے مرتبہ سوا
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ان سبھوں سے ہے ہر معجزہ سوا

ہر بات سے بروزِ جزا پیشِ کبریا
ہے حرفِ نعت کی تو یقیناً بہا سوا

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حیاتِ مُقدّس میں دیکھ لو
بڑھ کر ہے سب سے فقر تو سب سے غنا سوا

مانگا جنھوں نے واسطہ دے کر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
رب نے ضرورتوں سے بھی اُن کو دیا سوا

اتنا تو مجھ غبی کو بھی آتا ہی ہے حساب
میری خطاؤں سے ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عطا سوا

ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دنیا میں بھی پاؤ گے صلہ
لیکن ملے گی روزِ قیامت جزا سوا

یہ کیا طلب رَسَد کی نئی صورتیں نہیں
مانگا جو کچھ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُس سے دیا سوا

کہتا نہیں ہوں جھوٹ، اور سچ ہے تو ہے یہی
رب سے بھی کر رہا ہوں نبی (ﷺ) کی ثنا سوا

مکہ میں پائی جتنی سعادت، وہ کم نہ تھی
طیبہ گئے تو رب کا کرم ہو گیا سوا

روشن نجوم و شمس و قمر ہیں بہت مگر
ہے ذرۂ مدینہ کی ان سے ضیا سوا

جتنا جھکا تو صُفّہ و قدمینِ پاک میں
سر کو مواجہہ میں تو اس سے جھکا سوا

آقا (ﷺ) جہاں ہیں، وہ جگہ افضل ہے عرش سے
تختِ شہی سے آپ (ﷺ) کا تھا بوریا سوا

جب مطمئن ہوں مدحِ رسولِ کریم (ﷺ) سے
میرے لبوں پہ کس لیے ہو ذکرِ ماسوا

محمودؔ نعت سنتے اور لکھتے رہا کرو
یوں ہو گی حسِّ لامسہ و سامعہ سوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی (ﷺ) سے اُٹھیں ہوائیں تو ٹھیک ہے
لاہور کی طرف کو جو آئیں تو ٹھیک ہے

"صلِّ علیٰ" ہر اک کو پڑھائیں تو ٹھیک ہے
اس راستے پہ سب کو چلائیں تو ٹھیک ہے

اپنائیں کبریا کی رَوش کو بہ طیبِ دل
سرکار (ﷺ) کی جو مانیں رضائیں تو ٹھیک ہے

قُدسی سنیں تو جھومیں وفورِ سرور (ﷺ) میں
ہم نعت میں یوں دُھومیں مچائیں تو ٹھیک ہے

کندہ ہوں اس پہ طاعتِ سرکار (ﷺ) کے نقوش
یوں لوحِ قلب کو جو سجائیں تو ٹھیک ہے

چھوڑیں گناہ و جرم و خطا، اور چلیں حجاز
اڑچن کو راستے کی، ہٹائیں تو ٹھیک ہے

ماتھے پہ مٹّی شہرِ خدا کی ہو نور زا
شہرِ نبی (ﷺ) سے دل کو لگائیں تو ٹھیک ہے

آقا ﷺ توجُّہ میری طرف مُنعطِف کریں
چھُٹ جائیں سر سے غم کی گھٹائیں تو ٹھیک ہے
دل میں امنگ اُٹھے جو مدیحِ حضور ﷺ کی
قصرِ انا و فخر کو ڈھائیں تو ٹھیک ہے
شہرِ نبی ﷺ کی راہ سے کعبے کا رُخ کرو
مانگو جو اس طرح سے دعائیں تو ٹھیک ہے
روزِ نشُور از رہِ لطف و کرم حضور ﷺ
کر دیں معاف میری خطائیں تو ٹھیک ہے
فکرِ سخن ملے کہ عطا خُوش گلوئی ہو
نغمے جو نعتِ پاک کے گائیں تو ٹھیک ہے
محمودؔ جب دیارِ نبی ﷺ کی طرف کو آئیں
تحفے درودِ پاک کے لائیں تو ٹھیک ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طیبہ میں ہیں بے قرار اَن گنت
بے قرار اَن گنت، سوگوار اَن گنت
ان ﷺ کی حرمت کے ہیں پاسدار اَن گنت
کر چکے اپنی جانیں نثار اَن گنت
رحمتِ عالمیں کر کے سرکار ﷺ کو
لم یزل نے دیے اختیار اَن گنت
لاتعُد ہیں عنایات سرکار ﷺ کی
مرحمت کے ہیں اُمیدوار ان گنت
نعت کی شکل میں عشقِ سرکار ﷺ کے
چھاپنے ہیں ہمیں اشتہار اَن گنت
بات جب ہے کہ راہِ نبی ﷺ پر چلیں
اپنے منہ سے ہیں طاعت گزار ان گنت
کام تو صرف آئیں گے محبوبِ حق ﷺ
نام کے تو ہیں یوں غمگسار اَن گنت

لاکھوں خوش دیکھے طیبہ کو جاتے ہوئے
اور قدمین میں اشکبار اَن گنت

اَن گنت حاضرِ شہرِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں
اور بیٹھے پئے انتظار اَن گنت

ہم جو محشر میں بھی نعت پڑھتے رہے
اردگرد اپنے ہوں گے حصار اَن گنت

جان دو حُرمتِ شاہِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
پاؤ اَسنادِ عزّ و وقار اَن گنت

جو اطاعت گزارِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں
پھر رہے ہیں یونہی بے مہار اَن گنت

شہرِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک جو رسا ہو گئے
ایسے محمودؔ ہیں ہوشیار اَن گنت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہتا ہے اگر کوئی سحر سے پہلے
اُس کا دل نور سے بھر جاتا ہے گھر سے پہلے

خیر مَقدم کو مدینے میں فرشتے پائے
تو درود آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ پڑھ لے جو سفر سے پہلے

مسجد و روضۂ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ نظر پڑتے ہی
دل ہوا سجدہ کناں، چشم سے، سر سے پہلے

کام وِجدان و تخیّل سے جو لو تو دیکھو
درِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نظر سے پہلے

زندگی میں جو عنایات نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کی ہیں
ذکر اُن کا جو کروں مَیں تو کدھر سے پہلے

لازماً پاؤ گے اَلطاف نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے موتی
نکلیں گوہر تو کئی دیدۂ تر سے پہلے

دیتے آئے ہیں سبھی ان کی بشارت محمودؔ
انبیاءؑ جتنے ہوئے خیرِ بشر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیائے آب و خاک میں جو آئے مصطفیٰ (ﷺ)
یہ رب کا فیصلہ تھا بہ منشائے مصطفیٰ (ﷺ)

ہو گا وہ قلب کیسے گزرگاہِ کبریا
جس میں پنپ سکی نہ تمنّائے مصطفیٰ (ﷺ)

اُس کے قدم ہیں اوجِ فلک پہ ٹکے ہوئے
سر پہ ہے جس کے نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ (ﷺ)

ان کا مقام اس لیے سب سے بلند ہے
اصحابؓ دیکھتے تھے سراپائے مصطفیٰ (ﷺ)

سب کائناتوں کے لیے رحمت حضور (ﷺ) ہیں
ہر کائنات یوں ہوئی دُنیائے مصطفیٰ (ﷺ)

اعمال کا تو علم ہے لیکن یقین ہے
جنت ملے گی مجھ کو بہ ایمائے مصطفیٰ (ﷺ)

محمودؔ ان سے پہلے تھا قہرِ خدا کا ساتھ
ئے تو ساتھ لطفِ خدا لائے مصطفیٰ (ﷺ)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ درودِ پاک سے ہے اپنی آبرو
اِس واسطے کہ ربّ کا ہے یہ کام ہُو بہُو

میری نمازِ عشق ہو مقبولِ مصطفیٰ (ﷺ)
آنکھوں کو اُن کی یاد کرائے اگر وضو

"مَا یَنطِقُ" سے ربِّ جہاں نے بتا دیا
مبنی بہ وحی کرتے تھے سرکار (ﷺ) گفتگو

شاہد حضورِ پاک (ﷺ) تھے، مشہود تھا خدا
قصرِ دنا میں جبکہ تھے وہ دونوں روبرو

اصحابؓ سے جو پوچھ سکو تو یہ پوچھ لو
دیکھا انھوں نے کوئی پیمبر (ﷺ) سا خوبرو؟

جو حکمِ عدل لا کے نبی (ﷺ) نے ہمیں دیا
تعمیل کے لیے ہے وہ ارشادِ "اِعْدِلُوا"

جس کا مظاہرہ کیا فاتح رسول (ﷺ) نے
ایسی کریم ہو نہیں سکتی کسی کی خُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیائے آب و خاک میں جو آئے مصطفیٰ (ﷺ)
یہ رب کا فیصلہ تھا بہ منشائے مصطفیٰ (ﷺ)
ہو گا وہ قلب کیسے گزرگاہِ کبریا
جس میں پنپ سکی نہ تمنّائے مصطفیٰ (ﷺ)
اُس کے قدم ہیں اوجِ فلک پر جھکے ہوئے
سر پر ہے جس کے نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ (ﷺ)
ان کا مقام اس لیے سب سے بلند ہے
اصحابؓ دیکھتے تھے سراپائے مصطفیٰ (ﷺ)
سب کائناتوں کے لیے رحمت حضور (ﷺ) ہیں
ہر کائنات یوں ہوئی دُنیائے مصطفیٰ (ﷺ)
اعمال کا تو علم ہے لیکن یقین ہے
جنت ملے گی مجھ کو بہ ایمائے مصطفیٰ (ﷺ)
محمودؔ ان سے پہلے تھا قہرِ خدا کا ساتھ
آئے تو ساتھ لطفِ خدا لائے مصطفیٰ (ﷺ)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ درودِ پاک سے ہے اپنی آبرو
اس واسطے کہ رب کا ہے یہ کام ہُو بہُو
میری نمازِ عشق ہو مقبولِ مصطفیٰ (ﷺ)
آنکھوں کو اُن کی یاد کرائے اگر وضو
"مَا یَنطِقُ" سے ربّ جہاں نے بتا دیا
مبنی بہ وحی کرتے تھے سرکار (ﷺ) گفتگو
شاہد حضورِ پاک (ﷺ) تھے مشہود تھا خدا
قصرِ دنا میں جبکہ تھے وہ دونوں روبرو
اصحابؓ سے جو پوچھ سکو تو یہ پوچھ لو
دیکھا انھوں نے کوئی پیمبر (ﷺ) سا خوبرو؟
جو حکمِ عدل لا کے نبی (ﷺ) نے ہمیں دیا
تعمیل کے لیے ہے وہ ارشادِ "اِعْدِلُوا"
جس کا مظاہرہ کیا فاتحِ رسول (ﷺ) نے
ایسی کریم ہو نہیں سکتی کسی کی خُو

نعتِ نبی ﷺ سے پائے گا خوشنودیٔ خدا
ثابت قدم رہا اگر اس راستے میں تُو
اذنِ نبیِ پاک ﷺ سے بر آئے گی مِری
دفنِ بقیعِ طیبۂ اقدس کی آرزو
بیع و شریٰ جب اس کا یقیناً حرام ہے
کیوں بیچتے ہیں نعتِ پیمبر ﷺ کو خوش گلو
ناراض مصطفیٰ ﷺ نہ کیوں ہوں گے یزید سے
دشتِ بلا میں سبطِ نبی ﷺ کا بہا لہو
جن کے لبوں پہ کم رہی مدّاحیٔ نبی ﷺ
محمودؔ کی زباں پہ ہے ان کے لیے ''تفُو''

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الفتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ ہے موضوعِ کلام
اور میرا دیدۂ پُرنم ہے موضوعِ کلام
بات ہر محفل میں ہوتی ہے مِری تخییل کی
شہرِ طیبہ کی طرف کو رم ہے موضوعِ کلام
جھنگ میں، کوہاٹ میں، سکھر میں اور لاہور میں
دوریٔ شہرِ نبی ﷺ کا غم ہے موضوعِ کلام
آج ذکرِ آمدِ محبوبِ رب ﷺ دنیا میں ہے
آج بہبودِ بنی آدم ہے موضوعِ کلام
کُوچہ ہائے شہر میں یا مسجدِ سرکار ﷺ میں
ہر جگہ گردن کا میری خم ہے موضوعِ کلام
حدّتِ خورشیدِ محشر کا نہیں کوئی اثر
تو درودِ پاک کا پرچم ہے موضوعِ کلام
بے تعلّق طاعتِ سرور ﷺ سے جب محمودؔ ہیں
درد و غم سے رشتۂ محکم ہے موضوعِ کلام

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مدحتِ حبیبِ خدا (ﷺ) کیف آفریں
یہ کام ہوتا کیوں نہ بھلا کیف آفریں

سیرت کی باتیں لُطف فزا و سُرور زا
اور ساتھ وردِ "صلِّ علیٰ" کیف آفریں

مجھ کو قسم ہے دیدۂ تر کی مرے کہ ہے
آبِ مدینہ، آبِ بقا، کیف آفریں

اپنے ہر اُمّتی کو دیا ہے حضور (ﷺ) نے
درسِ وفا و صِدق و صفا کیف آفریں

ترویج ہو نظامِ پیمبر (ﷺ) کی مُلک میں
اس باب میں ہے فہم و ذکا کیف آفریں

مکّہ کے سب پہاڑ ہیں یوں تو نظر فروز
ہیں بُوقبیس و ثور و حرا کیف آفریں

جو حُرمتِ نبی (ﷺ) کے تحفّظ میں کٹ مرا
اُس جاں نثار کی ہے ادا کیف آفریں

محمودؔ میرے قلب پہ کل شب بفضلِ حق
یادِ نبی (ﷺ) کا نقشہ جما کیف آفریں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اَلَم، ہر دُکھ کا درماں داستاں در داستاں
ہیں مرے آقا (ﷺ) کے احساں داستاں در داستاں

آمدِ سرکار (ﷺ) کا اعلان کرواتا رہا
انبیاءؑ کا ایک پیماں داستاں در داستاں

واقعاتِ سیرتِ سرور (ﷺ) بیاں کرتے رہو
سننے والے ہوں گے حیراں داستاں در داستاں

زندگی لاہور اور طیبہ میں جائے گی گزر
گاہے گریاں، گاہے خنداں داستاں در داستاں

حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کے ہیں بہت سے واقعے
کی گئی ہیں جانیں قرباں داستاں در داستاں

پیروی جو کرنے والے ہیں رسولُ اللہ (ﷺ) کی
جا بجا ہیں گرمِ جولاں داستاں در داستاں

دیکھ کر محشر میں سرور (ﷺ) کو، اُڑنچھو ہو گئے
جو مرے لکھے تھے عصیاں داستاں در داستاں

تیسؔ پاروں کی سبھی آیات پڑھ کر دیکھ لو
شانِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہیں شایاں داستاں در داستاں

داستانیں کس طرح عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہوں بیاں
داستانوں کے ہیں عنواں داستاں در داستاں

بڑھتا جاتا ہے بوجہ دُوریٔ حکمِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
آج کے انساں کا بُحراں داستاں در داستاں

لکھ چکا ہوں آج سے پہلے بفضلِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
نعت کے اڑتیسؔ دیواں داستاں در داستاں

ذکرِ طیبہ میں بیاں محمودؔ کر لاہورؔ سے
دردِ دُوری، سوزِ ہجراں داستاں در داستاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ لائے شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک اَنا، کس کی مجال
اتنا انسانوں میں کس کا حوصلہ، کس کی مجال

خود نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیتے ہیں اذنِ حاضری، جس کو بھی دیں
خود سے کوئی جا سکے طیبہ، بھلا کسی کی مجال

رابطہ ممکن ہے رب سے صرف آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طفیل
توڑ سکتا ہو خدا کا ضابطہ، کس کی مجال

الفتِ محبوبِ حق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واسطے کو چھوڑ کر
لے کوئی دینِ مُبیں کا راستہ، کس کی مجال

ہے بقولِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خلاقِ عالم لاشریک
پھر کہے محبوبِ خالق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خدا، کس کی مجال

تھے شبِ اسرا رسولِ حق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) امام و مقتدا
اور کرتا انبیاءؑ کی اقتدا، کس کی مجال

بھیجتا ہے خود خدائے پاک سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود
پھر کہے اس کام کو بھی ناروا، کس کی مجال

بعثتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) جو منّ اللہ ہے
ہو نہ ممنون اُس کے اِس احسان کا، کس کی مجال

ان (ﷺ) کے فرمودات کی تعمیل میں سُستی کرے
اور نہ مانے ان کو اَحکامِ خدا، کس کی مجال

بات منوانی ہو رب سے تو رسولِ پاک (ﷺ) کو
بالوضاحت دے نہ عرض اپنی بتا، کس کی مجال

ان (ﷺ) کی مرضی کو نہ مانے مرضیِ ربِّ جہاں
ہو پڑھا لکھا کوئی یا بے پڑھا، کس کی مجال

چاہتا بھی ہو سحابِ لطفِ محبوبِ خدا (ﷺ)
اور نہ دے آنکھوں سے پانی کو بہا، کس کی مجال

اس سے تو خوشنودیٔ محبوبِ رب (ﷺ) مطلوب ہے
مانگے کوئی اپنی نعتوں کا صلہ، کس کی مجال!

جان پائے وہ حقیقت سرورِ کونین (ﷺ) کی
پارسا ہو کوئی یا ناپارسا، کس کی مجال

واسطہ محمودؔ بندے کا نہ ہو سرکار (ﷺ) تک
اور ہو ربِّ دو عالم تک رسا، کس کی مجال

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑھانا چاہوں اپنی آبرو تو نعت کہتا ہوں
اُٹھے طیبہ کی دل میں آرزو تو نعت کہتا ہوں

شمار آقا (ﷺ) کریں مجھ کو خطاب "یعبادیَ" میں
اور آئے سامنے "لاتقنطوا" تو نعت کہتا ہوں

مرے رقصِ مسرّت کی حقیقت ہے تو اتنی ہے
کوئی چھیڑے نبی (ﷺ) کی گفتگو تو نعت کہتا ہوں

کہیں دینِ رسولِ پاک (ﷺ) کے تذکارِ دلکش میں
کروں اخلاص کی محسوس بُو تو نعت کہتا ہوں

نبی (ﷺ) سے الفتِ اصحابؓ کی کیفیتیں پڑھ کر
محبّت چھائے میرے چار سُو تو نعت کہتا ہوں

مرے افکار پر ہو سیرتِ سرکار (ﷺ) کا جلوہ
ہو تصویرِ مدینہ روبرو تو نعت کہتا ہوں

رسولُ اللہ (ﷺ) کی سیرت کی تحقیق و تفحّص میں
جو دل ہو جائے گرمِ جستجو تو نعت کہتا ہوں

خوشی ملتی ہے اُس بدبخت کو تکلیف دینے میں
کوئی دیکھوں جو آقا (ﷺ) کا عُدُو تو نعت کہتا ہوں
کسی کی بات میں ہو ''راج پالیتؔ'' ذرا سی بھی
جو اِس سے کھَول اٹھتا ہے لہو تو نعت کہتا ہوں
سحابِ التفاتِ مصطفیٰ (ﷺ) جب گھر کے آ جائے
''کریں جذبے جو اشکوں سے وضو تو نعت کہتا ہوں''
اثر معدوم ہو جائے اگر محمودؔ عصیاں کا
جو چاکِ قلب ہو جائے رفو تو نعت کہتا ہوں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَن گِنت رکھتا تھا اسرا میں ''دنا'' تابانیاں
تھیں وہاں پر آئنہ در آئنہ تابانیاں
رحمت و رافت کی صورت میں، قسَم اللہ کی
دے رہے ہیں ہر جہاں کو مصطفیٰ (ﷺ) تابانیاں
یہ طَلَب کا اور رُشد کا واسطہ طیبہ سے ہے
اِدّعا، اس کا، ہمارا مُدّعا تابانیاں
اب نبی کوئی جہاں میں آ نہیں سکتا کبھی
نورِ سرور (ﷺ) کی ہیں تا روزِ جزا تابانیاں
اس میں روشن ہیں فلاح و فوزِ انساں کے چراغ
جو بکھیرے مصطفیٰ (ﷺ) کا نقشِ پا تابانیاں
ہیں صحابہؓ، تابعینؒ اور اولیاءؒ کی شکل میں
نورِ محبوب خدا (ﷺ) کا سلسلہ تابانیاں
ظلمتِ عالم میں نور افزا ہے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ)
ہیں اندھیروں میں ہمارا آسرا تابانیاں

مومنوں کے دل کی تہ سے یہ نکلتی ہے دعا
یاخدا! ہم کو مدینے کی دکھا تابانیاں

شہرِ خلاق جہاں میں بھی نہ کم تھی روشنی
مسکنِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دی ہیں بڑھا تابانیاں

سیرتِ سرکارِ ہر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جلوہ ریز ہیں
دلپذیر و دلنشین و دلکشا تابانیاں

کیا نظر آتی نہیں ہیں تجھ کو اپنی روح میں
زائرِ شہرِ نبیؐ الانبیاء! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تابانیاں

میں کہ اسمِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وِرد میں مشغول ہوں
کیوں نہ ہوں گی قلبِ احقر کو عطا تابانیاں

نورِ حق سے جب ملا محمودؔ نورِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
تھیں وہاں رمز آشنا، وصل آشنا تابانیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باطنی سورج کی ہیں جو معنوی تابانیاں
ہیں وہ حُبِّ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تابانیاں

دیکھتے ہیں لوگ یوں تو اور بھی تابانیاں
خاکِ طیبہ کی مگر ہیں قدرتی تابانیاں

ماند پڑ جائے گی حدّتِ حشر کے خورشید کی
دیکھ کر مہرِ شفاعت کی سخی تابانیاں

جلوہ ہائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرکز سے ملنے کو گئے
نور زا اِسرا کی شب تھیں باہمی تابانیاں

اور ہر اک روشنی پھرتی ہے اُس کے اردگرد
سیرتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہیں مرکزی تابانیاں

آخر "اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ" میں آ گئیں
آخری پیغامِ رب کی آخری تابانیاں

نقشِ پائے سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پا سکتے ہیں لوگ
نورِ ماہ و کہکشان و نجم سی تابانیاں

اولیاءؒ اللہ کے دل جس سے روشن ہو گئے
ہیں وہ عرفانِ رسول اللہ (ﷺ) کی تابانیاں

حرزِ جاں کر لے درودِ سرور و سرکار (ﷺ) کو
چاہتا ہے صبح و شب جو تیرا جی تابانیاں

بخشی تہذیب و تمدن کو عجب تابندگی
ایسی رکھتی ہے نبی (ﷺ) کی زندگی تابانیاں

منبع و مصدر ہے ان کا ذاتِ محبوبِ خدا (ﷺ)
ان کہی تابانیاں ہوں یا کہی تابانیاں

دیکھ کر آقا (ﷺ) کا روضہ جب نظر دھندلا گئی
ہو گئیں کچھ اور واضح شبنمی تابانیاں

بن گئے اصحابؓ آقا (ﷺ) کے ہدایت کے نجوم
ماہِ طیبہ کی جو دیکھیں واقعی تابانیاں

وردِ اسمِ مصطفیٰ (ﷺ) کی ہیں اثر انگیزیاں
رکھتا ہے محمودؔ قلبِ آدمی تابانیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ (ﷺ) کی میہماں تابانیاں
تھیں رسا تا لامکاں تابانیاں

سارے عالم کو درخشاں کر گئیں
ماہِ طیبہ کی جواں تابانیاں

نورِ سرور (ﷺ) میں ضیا افگن رہیں
نورِ حق کی ترجماں تابانیاں

دیکھ لو ہیں سیرتِ سرکار (ﷺ) کی
از زمیں تا آسماں تابانیاں

ہر قدم طیبہ میں ہیں بکھری ہوئی
شادکام و شادماں تابانیاں

ہیں احادیثِ رسولِ پاک (ﷺ) میں
بے حساب و بیکراں تابانیاں

تھیں شبِ معراج از صحنِ حرم
تا بہ حدِّ لامکاں تابانیاں

جگمگاتی ہیں منارِ نور میں
رشکِ ماہ و کہکشاں تابانیاں
آ گئیں اسمِ نبی (ﷺ) سے قلب میں
جانِ جاں، جانِ جہاں تابانیاں
ایک جا تھیں دو شبِ معراج میں
ماورائے ہر زماں تابانیاں
ذرۂ طیبہ پہ قرباں ہو گئیں
سب نہاں، ساری عیاں تابانیاں
کر رہا ہوں ذکرِ نورِ مصطفیٰ (ﷺ)
ہو گئی ہیں مہرباں تابانیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے رہے ہیں سرورِ دیں (ﷺ) سجدہ ریزیاں
ہیں سنتِ نبی (ﷺ) کی امیں سجدہ ریزیاں
کرتی نہ تھی نبی (ﷺ) کو جبیں سجدہ ریزیاں
لیکن انھی کو دل کی رہیں سجدہ ریزیاں
رب کے حضور حکمِ نبی (ﷺ) پر ادا ہوئیں
دلوا گئی ہیں حسنِ یقیں سجدہ ریزیاں
جب بھی خیال آیا پیمبر (ﷺ) کے لطف کا
فی الفور میں نے کی ہیں وہیں سجدہ ریزیاں
اُمید پر کہ آئیں گے اک شب نبی (ﷺ) یہاں
کرتے رہے ہیں چرخ نشیں سجدہ ریزیاں
پہنچائیں گی بقیع کی مٹی میں لازماً
بے فائدہ بھی کیا کبھی تھیں سجدہ ریزیاں
سر تو نہیں، نگاہیں درِ شاہ (ﷺ) پر رہیں
محمودؔ اس طرح سے ہوئیں سجدہ ریزیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجر طیبہ میں کچھ ایسی پائی ہیں بے چینیاں
چشم و قلب و روح تک پرچھائی ہیں بے چینیاں

چین ملتا ہے درودِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
بدنصیب اشخاص کی شیدائی ہیں بے چینیاں

جو نہ چلنے دیں رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احکام پر
وجہِ ذلّت، باعثِ رسوائی ہیں بے چینیاں

سیرتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دوری مسلمانوں میں ہے
اِس طرح سے صَرفِ خود آرائی ہیں بے چینیاں

دُور اپنے نام لیواؤں سے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیجیے
آج امریکا نے جو پھیلائی ہے بے چینیاں

مانتے ہیں یہ "ہدایاتِ" نصاریٰ و یہود
مومنوں نے اِس طرح اپنائی ہیں بے چینیاں

کیوں کہوں محمودؔ کم نعتِ رسولِ محترم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کیا کسی بندے کو دل سے بھائی ہیں بے چینیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے جو پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا، وہ رب کا ہو نہیں سکتا
قسم خلاقِ ہر عالم کی، ایسا ہو نہیں سکتا

حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد، محشر تک
نبُوّت کا کوئی دعویٰ بھی سچّا ہو نہیں سکتا

مُسلّم یہ حقیقت ہے، نہیں ہے فلسفہ کوئی
سراپا نور ہو جو، اُس کا سایہ ہو نہیں سکتا

عمل "یسّرُوْا" پہ جو کرتا ہے، اس سے پوچھ لو، لوگو!
سوا طیبہ کے، دل پر نقش نقشہ ہو نہیں سکتا

مرے دل کو جو جھکنے سے کوئی روکے تو میں جانوں
یہ سچ ہے، مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سر کا سجدہ ہو نہیں سکتا

ادا ہو حق حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نعت و مدحت کا
ہُوا ہے آج تک ایسا، نہ ہو گا۔ ہو نہیں سکتا

جو پہلے نعت کے اشعار میں کچھ کہہ نہیں لیتا
تو کوئی شعرِ حمدِ حق تعالیٰ ہو نہیں سکتا

بہت ہو اتقا، لیکن نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پیار کم ہو
جو ایسا ہو تو پھر رضواں سے سودا ہو نہیں سکتا

سوا میرے حبیبِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے یا اُن کے غلاموں کے
تری کشتی کا تو کوئی کھویّا ہو نہیں سکتا

کہا جائے بُرا ہر دوسرے مسلک کو مسجد سے
مرے سرکارِ والا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ منشا ہو نہیں سکتا

وہ عاصی ہیں مگر ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سر جھکاتے ہیں
"بُرا ان کو کہوں میں، مجھ سے ایسا ہو نہیں سکتا"

ادا محمودؔ حقِ نعت کر سکتا نہیں کوئی
کسی بندے کا اس بارے میں دعویٰ ہو نہیں سکتا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زماں سے آگے ہے اور لازماں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کُل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لامکاں سے آگے ہے"

جو دست بستہ کھڑا ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی در پہ خموش
قسم خدا کی، وہ رطبُ اللّساں سے آگے ہے

نمازِ اقصیٰ میں حورانِ خُلد نے دیکھا
جگہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صفِ مُرسلاں سے آگے ہے

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سُنتے ہیں فریاد پہلے آنسو کی
کہ عرض آنکھ کی، حرفِ زباں سے آگے ہے

جسے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی الفت ملی ہے، وہ بندہ
حسابِ سُود سے، خوفِ زیاں سے آگے ہے

درودِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں مگن رہنا
سکونِ قلب سے تسکینِ جاں سے آگے ہے

جو ذرّہ مس ہوا نعلِ رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
نجوم و مہر و مہ و کہکشاں سے آگے ہے

جلا دیا ہے مجھے دوریٔ مدینہ نے
یہ آگ وہ ہے جو برقِ تپاں سے آگے ہے

نہ پوچھ ہجرِ مدینہ میں حالِ قلبِ حزیں
کہ دجلہ آنکھ کا، جوئے رواں سے آگے ہے

چلا بہشت کو وہ ایسی شان و شوکت سے
پرا ملائکہ کا مدح خواں سے آگے ہے

معاملہ ہو اگر قُربِ ذاتِ خالق کا
کوئی نہیں جو شہِ انس و جاں (ﷺ) سے آگے ہے

ہو جس سے اُنسِ رسولِ کریم (ﷺ) مُترشّح
وہ لفظ موجۂ نکہت رساں سے آگے ہے

ہمیں سکھایا ہے عشّاقِ سرورِ دیں (ﷺ) نے
کہ حفظِ حُرمتِ سرکار (ﷺ) جاں سے آگے ہے

خدا کو مانے کوئی، اور نفورِ نعت رہے
معمّا یہ ہے جو ہر چیستاں سے آگے ہے

پہن رکھا ہے جو کپڑا نبی (ﷺ) کے خادم نے
وہ موٹا جھوٹا ہے پر پرنیاں سے آگے ہے

تو اس یقین کے ہمراہ حاضری دینا
بہارِ قُبّہ بہارِ جناں سے آگے ہے

اُویسؓ آتے ہیں ہم کو نظر، یہ کہتے ہوئے
جہانِ عشقِ نبی (ﷺ) ہر جہاں سے آگے ہے

نبی (ﷺ) کے عشق کی دولت لیے ہوئے بندہ
خرامِ ناز میں سیارگاں سے آگے ہے

حضور (ﷺ)! آپ کی اُمّت مدد کی طالب ہے
کہ اس کا حال سرِشتِ فغاں سے آگے ہے

نبی (ﷺ) کی نعت میں محمودؔ اشکبار ہُوا
کہ حرفِ اشک عقیدت بیاں سے آگے ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنّت میں بھی رہوں گی مجھے یاد خوشبوؤ
شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے آئی چمن زاد خوشبوؤ

دل کو مرے لطیف یہ لُطفِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کرو
ہر لوث سے مُبرّا و آزاد خوشبوؤ

آؤ' در آؤ روح میں میری' حجاز سے
اِخلاص کی' ایثار کی بنیاد خوشبوؤ

آباد میرے قصرِ دل و جاں کو بھی کرو
ہر گوشۂ مدینہ میں آباد خوشبوؤ

عنبر میں دو بسا کے' قبالے بہشت کے
شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حاملِ اَسناد خوشبوؤ

تقلید کی عبارتیں تقدیر میں لکھو
اے سیرتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روداد خوشبوؤ

باغِ سکوں ممالکِ اسلام کو بناؤ
شہرِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کرم ایجاد خوشبوؤ

محمودؔ کے لبوں پہ رکھو پھول نعت کے
دلشاد کرنے والیو' دلشاد خوشبوؤ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ مصطفیٰ صلِّ علیٰ کا وِرد کر پیہم
وظیفہ یہ رہا ہے دافعِ شرّ و ضرر پیہم

سفر ان کا ازل سے تا ابد ہے اس لیے جاری
طوافِ روضۂ اقدس میں ہیں شمس و قمر پیہم

اُخوّت کا تصوُّر یہ دیا ہے ہم کو آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
مسلماں ہیں تو آپس میں رہیں شیر و شکر پیہم

انھیں ملتے ہیں موتی عشق کے' بحرِ مسرّت سے
جو ذکرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں رکھیں اپنی چشم تر پیہم

بقول اقبالؔ کے' ہم عبد' ہیں اور عبدُہٗ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کہ ہم ہیں منتظر پیہم' نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں منتظَر پیہم

زبانِ حال سے کہتا ہے رنگِ کعبۂ خالق
کہ قُبّۂ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہے شاداب تر پیہم

فقط یہ شرط ہے' ہم لوگ اس زُمرے میں آ جائیں
مُسلّم ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خادموں کا کرّوفر پیہم

ہے خوشنودیِ خدا کی، اتباعِ آقا و مولا (ﷺ)
مطیعِ سرورِ کونین (ﷺ) ہیں نیکو سیَر پیہم

اگر ظلماتِ عُدوان و معاصی سے نہ ہو ناتا
معاون ہو گی اَلطافِ پیمبر (ﷺ) کی سَحَر پیہم

زمانے بھر کی کوئی چیز کیا مخفی رہے ان سے
تجلی رہتی ہے جن لوگوں کی روضے پر نظر پیہم

جو میرا قلب محبوبِ خدائے کُل (ﷺ) کا ذاکر ہے
تصوّر کی نگاہوں میں ہے ان کی رہگزر پیہم

میرے انیسؔ سابق سال یہ تصدیق کرتے ہیں
مدینے کی طرف کرتا رہا ہوں میں سفر پیہم

اگر محمودؔ یہ تعمیلِ احکامِ نبی (ﷺ) کر لیں
تو پا سکتے ہیں ان کے اُمتی فتح و ظفر پیہم

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہوں گا نعت گستر تا قیامت
سبق رکھوں گا ازبر تا قیامت

رکھا پیشِ نظر فقرِ نبی (ﷺ) کو
نہ ہو گی خواہشِ زر تا قیامت

جو ہو درکار تمغا مغفرت کا
مدیحِ مصطفیٰ (ﷺ) کر تا قیامت

بقولِ کبریا، ابنِ مغیرہ
رہا لاریب ابتر تا قیامت

خدا خالق بھی ہے اور میرا رب بھی
نبی (ﷺ) ہیں میرے یاور تا قیامت

جو کندہ ہو گیا آنکھوں روضہ
نظر آئے گا منظر تا قیامت

بسایا جس نے سانسوں میں مدینہ
نہیں اس شخص کو ڈر تا قیامت

تصوّر میں درِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ رکھا
نہ اُٹھے گا مِرا سر تا قیامت

بھلائی دین و دنیا میں ہے اس سے
رہو اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ثنا گر تا قیامت

نبی اب آ نہیں سکتا ہے کوئی
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں پیمبر تا قیامت

مِرا وجدان کہتا ہے، رہے گا
کرم ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا میسّر تا قیامت

خدا کے فضل سے محمودؔ کو ہے
بھروسا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر تا قیامت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر جو وجہ سکونِ جاں ٹھہرے
یقیں کے سامنے کیا وہم، کیا گماں ٹھہرے

کلامِ رب، جہاں مدح حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کرتا ہو
کہاں قلم، کہاں کاغذ، کہاں بیاں ٹھہرے

یہ کیا خلاصۂ معراج کی نہیں صورت
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خالقِ عالم کے میہماں ٹھہرے

نتیجہ نکلا جُونہی امتحانِ محشر کا
درود خواں جو تھے، وہ لوگ کامراں ٹھہرے

نہیں ہے شک ذرا اس میں کہ برزخِ کُبریٰ
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بندہ و خالق کے درمیاں ٹھہرے

ہم ایسے خاطی و عاصی بھی فضلِ مالک سے
حبیبِ خالقِ اکبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مدح خواں ٹھہرے

برُوزی یا کسی ظلّی نبی کی کیا حاجت
رسولِ ہر دو جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ختمِ مُرسلاں ٹھہرے

کبھی نہ بحث پیمبر (ﷺ) کی ذات پر کرنا
عمل ہر ایک تمھارا نہ رایگاں ٹھہرے

جنھوں نے حرمتِ سرور (ﷺ) پہ جاں نچھاور کی
وہ خوش نصیب تو ممدوحِ قدسیاں ٹھہرے

دماغ و دل جو متاثر ہوں ذکرِ آقا (ﷺ) سے
تو ہونٹ گل فشاں اور آنکھ دُر فشاں ٹھہرے

وہاں تو عرضداشت آنکھ کی پڑیا تھی
جو تر زباں تھے، وہ طیبہ میں بے زباں ٹھہرے

میں قبر میں بھی درودِ نبی (ﷺ) نہ چھوڑوں گا
مجھے بھی آگ تو کچھ دیر کو دھواں ٹھہرے

جونہی ثنائے نبی (ﷺ) میں زبان کھولی ہے
تو جبرئیل کے لب اپنے ترجماں ٹھہرے

خطا شعار بھی ہم، ناتواں بھی تھے لیکن
بسوئے شہرِ پیمبر (ﷺ) رواں دواں ٹھہرے

فَاَوْحٰی سے یہ حقیقت خدا نے ظاہر کی

جو راز سب پہ نہاں تھے، یہاں عیاں ٹھہرے

ہے اَلْبَلَدْ میں قسم رب کی تو اُس اُس جا کی
جہاں جہاں نبی (ﷺ) پہنچے جہاں جہاں ٹھہرے

ہر اک جہان کی خاطر بنے نبی (ﷺ) رحمت
تو اس دلیل سے وہ سب کے حکمراں ٹھہرے

قسم خدا کی، فقط ایلچی نہیں ہیں نبی (ﷺ)
قسم خدا کی، وہ خالق کے رازداں ٹھہرے

جُھلستے ہوں جو سرِ حشر دھوپ سے انساں
درود اپنے لیے کاش سائباں ٹھہرے

وہ باغ جس میں بہارِ گلِ نعوت رہے
وہاں پہ کیسے خزاں آئے، کیوں خزاں ٹھہرے

جو لینے آئے تھے سرکار (ﷺ) کو وہی جبریل
مقامِ "سدرہ" پہ پہنچے تو بس وہاں ٹھہرے

لگن کی دھوپ سرِ لامکاں جو جا چمکی
تو زمہریر میں گویا زماں مکاں ٹھہرے

حرام سُود کو ٹھہرایا جب پیمبر (ﷺ) نے
اسی کو نقص کہیں گے، یہی زیاں ٹھہرے

رقم جو کوئی مری داستان کرنے لگا
حروفِ نعت تھے جتنے، وہ سُرخیاں ٹھہرے

درِ حبیبِ خدائے کریم و قادر (ﷺ) ہے
"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

جہاں پہ جھکنا فلک کی بلندی پانا ہے
"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

وہیں پہنچ کے رُکا میری فکر کا طائر
"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

تھیں بے حساب اگر محمودؔ کی خطائیں بھی
تو لطفِ سرورِ عالم (ﷺ) بھی بیکراں ٹھہرے

☆☆☆☆☆

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا

مُحَمَّدٍ ﷺ

وَعَلٰی اٰبَائِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ

اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ

اور ان کے آباءِ عظام، آلِ اطہار اور صحابہ کرام

(رضی اللہ عنہم) پر درود، سلام اور برکت بھیج